مکاتیبِ مظہری میں مریدین کو بتائے گئے وظائف کی شرعی حیثیت کا جائزہ

A Review of the Aorād o Wazaif Given to the Disciples in Makātib-e-Mazharī in the light of Shariah

Dr. Sultan Sikandar
Assistant Professor, Govt. Graduate Islamia College, Railway Road, Lahore:sultanpu3@gmail.com
Dr. Hafiz Naseer Ahmad
Assistant professor Govt. M. A. O. Graduate College, Lahore:drnaseerahmad7@gmail.com

Abstract

Makāteeb is plural of Kitāb, which literally means to write. Terminologically, the word Makāteeb is also used for letters and magazines. In this paper, the letters written by Shah Mazharullah Dehlawī, who died in 1966 AD, to his disciples, his style of training, the contents of the letters and especially the Aorād O Wazaif ordered in them will be covered. Their sources have been collected and determined and their Shariah status and legal position have been discussed by reviewing the reduction and numerical determination of words and words in order to help in understanding that what is the position and rank of the Aorād o Wazaif in Islam and what are their limits and restrictions. Are they obligatory like prayer, Fasting, Hajj and Zakāt or are they in the scope of Mustaḥab and Mustaḥsan?

Keywords: Makāteeb, Aorād o Wazaif, Disciples, Mustaḥab

تمہید

مکاتیب جمع ہے کتاب کی جس کا لغوی معنی "لکھنا" ہے اصطلاحی طور پر مکاتیب کا لفظ خطوط اور رسائل کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس مقالہ میں شاہ مظہر اللہ دہلوی (متوفی 1966ء) کے اپنے مریدین کو لکھے گئے تربیتی خطوط، ان کا انداز تربیت ، خطوط کے مشتملات اور بالخصوص ان کے اندر حکم فرمائے گئے وظائف کا احاطہ کیا جائے گا۔ قرآن وحدیث سے ان کی تخریج کی جائے گی، ان کے مصادر ڈھونڈ کر

متعین کیے جائیں گے اور الفاظ و کلمات کی کمی بیشی اور عددی تعیین کا جائزہ لے کر ان کی شرعی حیثیت اور قانونی مقام متعین کیا جائے گا تاکہ اس چیز کو سمجھنے میں مدد مل سکے کہ اوراد و وظائف کا اسلام میں کیا مقام و مرتبہ ہے اور ان کی حدود و قیود کیا ہیں۔ کیا یہ اسلام کے لازمی اجزاء نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کی طرح فرض کی حیثیت رکھتے ہیں یا مستحب اور مستحسن کے دائرہ کار میں آتے ہیں ۔ مصنف کا تعارف آپ کی تصانیف اور آپ کی دیگر خدمات پر بھی مناسب مختصر الفاظ ذکر کیے گئے ہیں۔

مصنف کا تعارف

حضرت مفتیٔ اعظم شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ العزیز، اعلیٰ حضرت شاہ محمد مسعود رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ کے نامور پوتے اور حضرت مولانا محمد سعید عَلَیْہِ الرحمہ کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ نسبًا صدیقی، مشربًا نقشبندی مجددی، مسلکًا حنفی اور موطنًا دہلوی تھے۔ 15 رجب المرجب 1303 ھ بمطابق 21 اپریل 1886 ء میں دہلی میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

حضرت مفتیٔ اعظم رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے اپنے عم محترم علامہ عبد المجید رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ (1944ء) اور دہلی کے دیگر معاصر علماء سے معقولات و منقولات کی تحصیل کی جن کا سلسلہ حدیث شاہ عبد العزیز محدث دہلوی سے ملتا ہے اور پھر اپنی خداداد صلاحیتوں کی بدولت علوم کے مطالعہ میں پختگی حاصل کی۔ فتویٰ نویسی میں حضرت کو ید طولیٰ حاصل تھا اور آپ کے فتاویٰ کو ہندوستان میں کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔

14 سال کی عمر میں ضلع گورداس پور مشرقی پنجاب میں اپنے جد امجد کے شیخ طریقت حضرت امام علی شاہ کے فرزند اکبر حضرت سید صادق شاہ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ سے 1898 ء میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی۔ 1945ء میں حرمین کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے خانوادہ عالی شان میں جامع مسجد فتح پوری دہلی کی امامت و خطابت کا منصب جلیلہ شاہانِ وقت سے منتقل ہوتا چلا آ رہا تھا اس منصب پہ آپ بھی کئی سال فائز رہے۔

1961ء اور 1964ء میں پاکستان تشریف لائے، محبین و مریدین کو مستفیض فرمایا بکثرت لوگ مرید بھی ہوئے، آپ کے مطبوعہ رسائل مکاتیبِ مظہری اور آپ کے عظیم محققانہ اور عالمانہ فتوے فتاویٰ مظہریہ کے نام سے منسوب ہیں اور قرآن کریم کا اردو ترجمہ اور تفسیر بنام تفسیر مظہری بھی مطبوعہ ہے۔ آپ کا وصال 85 سال کی عمر میں 28 نومبر 1966ء کو دہلی میں ہوا۔ آپ کا مزار اقدس مسجد جامع فتح پوری کے قدیمی درگاہ میراں نانو شاہ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ میں زیارتِ گاہ خلائق ہے۔

مکاتیبِ مظہری کا تعارف

حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کے مکاتیبِ گرامی گوناگوں خصوصیات کے حامل اور حسنِ ظاہری و حسنِ باطنی سے آراستہ اور پیراستہ ہیں۔آپ کے صاحبزادے ڈاکٹر مسعود احمد (متوفی 2008ء) رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ آپ کے مکاتیب کے مختلف محاسن بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں آپ کے خطوط میں فرض شناسی، حسنِ تحریر، القاب وآداب کا تنوع، سلام و پیام میں تنوع، فصاحت وبلاغت، سادگی وبے ساختگی، سلاست وروانی، ایجاز واختصار، دل افروزی، یک رنگی اور خلوص وللہیت سے بھرپور نظر آتے ہیں۔[1]

143 لوگوں کے نام لکھے گئے آپ کے خطوط کی تعداد 1059 کے قریب ہے۔ جن میں بزرگ، نوجوان، مرد اور عورتیں تمام لوگ شامل ہیں۔ یہ خطوط اہلِ خانہ کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی، مریدین و تلامذہ پر مہربانی ،عفوودرگزر، ہمدردی وغم خواری کی تعلیم سے بھرپور نظر آتے ہیں۔

پاک وہند میں حضرت کے مکاتیب گرامی کا ایک عظیم سرمایہ مطبوعہ دو جلدوں 584 صفحات کی شکل میں موجود ہے۔ جو مکاتیب پہلی جلد میں پیش کیے گئے ہیں یہ حضرت کے آخری دور سے متعلق تھے جو عمر شریف کے 66ویں سال سے شروع ہو کر آپ کی وفات پر ختم ہوتا ہے۔ یہ جلد 1969ء میں مدینہ پبلشنگ کراچی نے شائع کی پہلی جلد میں 824 خطوط شامل کیے گئے تھے باقی خطوط جو گزشتہ 30 سال میں دستیاب ہوئے وہ دوسری جلد میں شامل کیے گئے ہیں۔ یہ دونوں جلدیں اب ادارہ مسعودیہ ناظم آباد کراچی سے 1999ء میں چھپ چکی ہیں۔

ان خطوط میں آپ نے مختلف جگہوں پر اپنے مریدین کو اوراد اور وظائف کی بھی تعلیم دی۔آپ کے خطوط دیکھنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ نے کبھی اس تعلیم کو ذریعہ حصولِ منفعت نہیں بنایا بلکہ عامۃ المسلمین کے فائدے کے لیے استعمال کیا۔

ذیل میں آپ کی طرف سے مریدین کو عطا کیے گئے وظائف کی استنادی حیثیت کا جائزہ پیش خدمت ہے۔

(1):(مرسلہ:26 ستمبر 1955ء)

آپ کے مریدِ خاص جناب ذکر الرحمن صاحب نے 26 ستمبر 1955ء سحر اور اثراتِ خبیثہ کی شکایت کی تو آپ نے جواباً دو وظائف تعلیم فرمائے:

---

[1] مسعود ملت، ڈاکٹر مسعود احمد، دیباچہ مکاتیب، موسوم تجلیاتِ مظہری: ص37، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی، 1999ء
Masood-e-Millat, Dr. Masood Ahmad, Deebacha Makāteeb, Mosoom Tajalyāt Mazahrī, P 37, Idara Masoodiya, Nāzimabad, Karachi, 1999.

(1) بعد مغرب اور بعد صبح صادق تین مرتبہ

بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(2) بعد نماز صبح اور بعد نماز مغرب سات مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ پڑھتے رہیں۔[2]

مذکورہ دونوں تسبیحات صحاح ستہ میں انہی الفاظ کے ساتھ موجود ہیں:

پہلی مسنون تسبیح کے حوالے سے راوی حدیث حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے سنا کہ جو شخص بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (میں اس اللہ کے نام کے ذریعہ سے پناہ مانگتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے) ہر روز صبح و شام تین مرتبہ پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی اَبان کو ایک جانب فالج کا اثر تھا، (حدیث سن کر) حدیث سننے والے شخص نے تعجب سے راوی کو دیکھا کہ ان مسنون الفاظ کا علم ہونے کے باوجود یہ خود معذور ہیں تو آپ نے فرمایا اس وظیفے کی تاثیر میں کوئی شک نہیں ہے مجھے جس دن فالج ہوا اس دن میں نے یہ وظیفہ نہیں پڑھا تھا اور بلآخر مجھ پر فالج کا حملہ ہو گیا۔[3]

اسی خط میں جس دوسری تسبیح کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ بھی صحاح ستہ میں موجود ہے۔ مسلم بن حارث تمیمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اسے راز داری کے انداز میں فرمایا جب تم نماز مغرب سے سلام پھیرو تو 7 بار (اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ) پڑھ لیا کرو۔ اے اللہ مجھے آگ سے بچالے، اگر تم یہ سات دفعہ صبح اور سات دفعہ شام پڑھ لو اور اسی دن موت آجائے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے آزاد فرمادے گا۔

حضرت ابو سعید نے حارث بیان کرتے ہیں کہ جس طرح نبی کریم ﷺ نے ہمیں (بالخصوص) راز دارنہ انداز میں فرمایا تھا تو ہم (بھی یہ) اپنے بھائیوں کو بالخصوص بتاتے ہیں۔[4]

---

[2] مسعود ملت، ڈاکٹر مسعود احمد، مکاتیبِ مظہری، ص 97، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی، 1999ء۔

Masood-e-Millat, Dr. Masood Ahmad, Makāteeb e Mazharī, P 97, Idara Masoodiya, Nazimabad, Karachi.1999.

[3] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسی، جامع ترمذی، شرکۃ مکتبۃ و مطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر، ط: ثالث: 1975ء، باب ما جاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسی، رقم الحدیث: 3388۔

At-Tirmidhī, Abu ʿĪsā, Muḥammad ibn ʿĪsā, jāmiʿ at-Tirmidhī, Shirkah Maktabah wa Matba' Mustafa Al-Bābī, Cairo, Egypt:1975, Bābs on Supplication, Ḥadith No. 3388.

[4] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، المکتبۃ العصریہ، بیروت، باب ما یقول اذا اصبح، رقم الحدیث: 5079۔

(2):(مرسلہ:2مارچ1957ء)

ذکر الرحمن صاحب کو ہی روزانہ بعد نماز 11 مرتبہ سورۂ فلق پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے تمام بدن پر پھیرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ سحر اثر نہ کرے گا۔[5]

نبی کریم ﷺ جنوں اور انسان کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں اتر گئیں تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔[6]

حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ نماز کے بعد سورۂ الفلق اور سورۂ الناس (معوذات) پڑھا کرو۔[7]

مذکورہ وظیفے میں بتائی گئی سورت قرآنِ مجید کا حصہ ہے اس کا پڑھنا مسنون ہے لیکن 11 دفعہ کی بتائی گئی تعداد اس حدیث میں متعین نہیں کی گئی ہے۔

(3): (مرسلہ:8جولائی1965ء)

حضرت کے ایک اور مرید محمد احمد صاحب الوری (بھاول پور) نے اپنی علالت کے لیے عمل دریافت کیا تو ان کو تحریر فرمایا سوتے وقت سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی اور اٰمن الرسول سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کا آخری رکوع اور سورۂ حشر کی آخری آیتیں اور معوّذتین تین تین بار پڑھ کر اور ہاتھوں پر دم کر کے تمام بدن پر ہاتھوں کو پھیر کر سویا کرو۔[8] حضرت کے بتائے گئے دونوں وظائف کی تمام تسبیحات قرآن و سنت سے ثابت ہیں

Abū Dāwūd (Dā'ūd), Sulaymān ibn al-Ash'ath al-Sijistānī, Sunan Abī Dāwūd, al-maktaba Al-assrya, Lebanon, Bāb: ma yaqoolo iza asbaha, Ḥadith No. 5079.

[5] ڈاکٹر مسعود احمد، مکاتیبِ مظہری، ص97۔

Dr. Masood Ahmad, Makāteeb e Mazharī, P 97.

[6] ترمذی، جامع ترمذی، باب ماجاء فی الرقیۃ بالمعوذتین، رقم الحدیث:2058۔

Tirmidhī, jāmi' at-Tirmidhī, Bāb: ma ja'a fi Ruqyah bil al-Mu'awwidhatain, Ḥadith No. 2058.

[7] ابی داؤد، سنن ابی داؤد، باب فی الاستغفار، رقم الحدیث:1523۔

Abī Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, Bāb: fi al-Istighfār, Ḥadith No. 1523.

[8] ڈاکٹر مسعود احمد، مکاتیبِ مظہری، ص100۔

Dr. Masood Ahmad, Makāteeb e Mazharī, P 100.

حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات مجھے تین چیزیں خصوصی عنایت کی گئیں ، پانچ نمازیں، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آخری آیات اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا اس کے بقیہ گناہوں کی معافی کی بشارت۔[9]

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے فوت ہو جائے تو اسے روک نہ رکھو بلکہ اسے جلدی قبر کی طرف لے جاؤ اور اس کی قبر پر اس کے سر کی جانب سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ اور اس کے پاؤں کی جانب سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آخری آیات پڑھی جائیں۔[10]

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہر چیز کی ایک کوہان (چوٹی) ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان (چوٹی) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ ہے، اس سورت میں ایک آیت ہے یہ قرآن کی ساری آیتوں کی سردار ہے اور یہ آیت آیۃ الکرسی ہے۔[11]

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ کو صدقہ میں آئے مال کی حفاظت کرنے پر مامور کیا اسی دوران رات کو ایک بندہ کھجوریں چرا کر جانے لگا تو میں نے اسے دبوچ لیا اور کہا کہ میں تمھیں حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر انہوں نے یہ پورا قصہ بیان کیا[12] مال چرانے والے نے مجھے کہا کہ تم مجھے حضور کے ہاں پیش نہ کرو اس کے بدلے میں تمہیں کچھ کلمات بتاتا ہوں وہ پڑھ لیا کرو (آیت الکرسی) اس کے بدلے اللہ

[9] مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، کتاب الایمان، باب فی ذکر سدرۃ المنتھی، رقم الحدیث: 173

Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī, Ṣaḥīḥ Muslim, Dar ihya ul turas al arabi, Beirut, Kitab al-Iman, Bāb fi Zikr e Sidr al-Muntaha, Ḥadith No. 173

[10] بیہقی، احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ: شعب الایمان، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، الریاض، ط: اول: 2003ء، باب الصلوۃ علی من مات من اہل القبلۃ، رقم الحدیث: 8854

Al-Bayhaqī, Aḥmad ibn Ḥusayn ibn ʿAlī ibn Mūsā, Shu'b ul Iman, Maktabat-ur-Rushd lin-nashr wa-at-tozi', Riyaz, Bāb al-Salat ala man mata min ahlehi al-Qibla, Ḥadith No.8854.

[11] ترمذی، جامع ترمذی، باب ماجاء فی فضل سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی، رقم الحدیث: 2878۔

Tirmidhī, jāmiʿ at-Tirmidhī, Bāb: ma ja'a fi fadhle Surat Al-Baqarah wa ayat al-Kursi, Ḥadith No. 2878

[12] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ، بیروت، ط، اول: 1422ھ، باب اذا وکل رجلاً، رقم الحدیث: 5010۔

Bukhāri, Muhammad ibn Isma'il, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Dar Tooq-al-Nijat, Beirut,1422H, Bāb: iza wakla rajolan, Ḥadith No. 5010.

تعالیٰ تمہاری اور مال کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا اور تمہیں شیطان سے نجات مل جائے گی۔آقائے دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ بندہ جھوٹا تھا شیطان تھا لیکن تمہیں اس نے ٹھیک بات بتائی ہے۔[13]

حضرت معقل بن یسار رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ بیان کرتے ہیں کہ آقائے دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو بندہ صبح کے وقت تین بار پڑھے،

اَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اور 3 مرتبہ سورۃ الحشر کی آخری 3 آیات پڑھ لے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس بندہ کی خاطر بخشش طلب کرنے کے لیے 70 ہزار فرشتے متعین فرمادیتا ہے جن کا کام رات تک اس شخص کے لیے بخشش مانگنا ہوتا ہے۔ اگر وہ اسی دن کے کسی حصے میں فوت ہو جائے تو شہید کا مقام پاتا ہے اور جو بندہ شام کو یہ اذکار پڑھ لے تو وہ بھی یہی مقام پالیتا ہے۔[14]

سورۃ الحشر کی آخری تین آیات درج ذیل ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (22)هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ(23)هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ(24)[15]

ترجمہ: وہی اللہ ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ (ہر) چھپی ہوئی اور ظاہر کی ہر شے کا علم رکھنے والا ہے وہ بڑا مہربان نہایت مہربانی فرمانے والا ہے۔ وہی اللہ ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں حاکم ہے (ہر نقص سے) پاک ذات (ہر عیب سے) پاک امن بخشنے والا (سب کو) نگاہ میں رکھنے والا ہے بہت غلبے والا بڑی قدرت رکھنے والا بے حد بڑائی والا ہے اللہ ہر اس عیب سے پاک ہے جس کو وہ (اللہ کا) حصہ دار ٹھہراتے ہیں۔

---

[13] بخاری، صحیح البخاری، باب ماجاء فی فضل سورۃ البقرۃ، رقم الحدیث:5010۔

Bukhāri, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Bāb: ma Ja' fi Fadhal Surat Al-Baqarah, Ḥadith No. 5010.

[14] ترمذی، جامع ترمذی، ابواب فضائل القرآن، رقم الحدیث: نمبر 2922۔

Tirmidhī , jāmiʿ at-Tirmidhī, abwab Fadhail al Qur'an, Ḥadith No. 2922

[15] سورۃ الحشر، 59:22-24

Al-Qurān, 59:22-24

(4):(مرسلہ:2جنوری1964ء)

جاوید سلطان صاحب نے امتحان میں کامیابی کے لیے عرض کیا تو جواب میں تحریر فرمایا مولا تعالیٰ تمہیں کامیاب فرمائے ہر نماز کے بعد 11 مرتبہ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِي اِلَی اللهِ اِنَّ اللهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ[16] پڑھ لیا کرو۔[17]

مذکورہ جملہ بنیادی طور پر قرآنِ مجید فرقان حمید کی سورۂ مومن کی آیت نمبر 44 ہے جو اُس بندۂ مومن کی آواز ہے جس کی مناسبت سے سورۂ مبارکہ کا یہ نام ہے۔وَ اُفَوِّضُ اَمْرِي اِلَی اللهِ اِنَّ اللهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ اور میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کرتاہوں بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

یہ بندۂ مومن بنی اسرائیل میں سے تھا اور فرعون اور آلِ فرعون کے سامنے کلمۂ حق کہنے والا تھا،اس آیت کو باقاعدہ وظیفہ اور تسبیح کے لیے قرآن اور حدیث میں ذکر نہیں کیا گیا ہے لیکن اس کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات پر ہی یقین اور معاملات کو اسی کے سپرد کر دینے کی جو تعلیم ہے اس کی اہمیت کسی سے مخفی نہیں چناں چہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مولانا عبد السلام بھٹوی لکھتے ہیں:

"اس معمول کو اللہ کریم کے برگزیدہ اور اطاعت گزار بندے اس وقت اختیار کرتے ہیں جب عالم دنیا کی علتیں اور سبب باقی نہیں رہتے،تب بھی ان کا اللہ پر مکمل یقین ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ان کے یقین کی لاج رکھ لیتا ہے اور اپنی قدرت کے ساتھ ان کی حفاظت فرماتا ہے پھر بندے الفاظ کوئی بھی کہیں ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے اپنا معاملہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے سپرد کیا،وہی ہمارے لیے کافی ہے۔ چناں چہ حضرت ابراہیم (عَلَيْهِ السَّلَامُ) جب آگ میں پھینکے گئے تب " حَسْبِيَ اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ [18] " کہا۔[19]

غزوۂ اُحد میں زخم کھانے کے باوصف مخالفین کے خوف کے باوجود یہ ہی کہا کہ:

---

[16] سُورَۃُ الْمُؤْمِن،44:40

Al-Qurān, 40:44

[17] ڈاکٹر مسعود احمد، مکاتیبِ مظہری، ص96

Dr. Masood Ahmad, Makāteeb e Mazharī, P 96

[18] بخاری، صحیح البخاری، باب قول اللہ عزوجل" ان الناس قد جمعوا لکم "، رقم الحدیث:4564۔

Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Bāb: Qowl Allah azza wajal anna Nasa Qad am'u lakum'', Ḥadith No. 4564.

[19] حافظ عبد السلام بن محمد بھٹوی، تفسیر القرآن الکریم، دار الاندلس، لاہور:2007ء، تفسیر سورہ التوبہ:129

Hafiz Abdus Salam Bin Muhammad Bhutvi, Tafseer Al-Qurān al-Kareem, Dar ul andlus, Lahore, 2007, Tafseer Surah at-Tawbah: 129.

(حَسْبُنَا اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ)[20]

ترجمہ: ہمارے واسطے اللہ کافی ہے اور وہ خوب کام بنانے والا ہے۔

اور اصحاب الاخدود نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا :

(اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ) اے اللہ! ہماری کفایت فرما جس طرح تو چاہے۔[21]

اور آلِ فرعون کے مومن نے کہا(وَ اُفَوِّضُ اَمْرِي اِلَى اللهِ اِنَّ اللهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ)اور میں اپنے معاملے کو اللہ کے حوالہ کرتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

(5):(موصولہ:7دسمبر1958ء)

حضرت کے تلمیذ رشید حافظ عبدالسمیع مرحوم نے نصائح کے لیے حضرت سے درخواست کی تو حضرت نے بجائے نصیحت کے ایک استغفار لکھ دی کہ جو شخص صبح پڑھے دن میں انتقال کرے گا تو مغفور ہوگا اور رات کو پڑھے تو رات میں انتقال کرے گا تو مغفور ہوگا بس صبح شام ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو اور وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَ بُوْءُ بِذَنْبِيْ، فاغْفِرْ لِيْ، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ[22]

مذکورہ مسنون تسبیح بھی احادیث کی متعدد کتابوں میں مذکور ہے اس کو ''سید الاستغفار'' کہا جاتا ہے۔

شداد بن اوس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا سید الاستغفار (بخشش طلب کرنے کے جملوں کا سردار) یہ ہے یوں کہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَ بُوْءُ بِذَنْبِيْ، فاغْفِرْ لِيْ، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ تو نے میری تخلیق کی اور میں تمھارا بندہ ہوں میں حتی الوسع تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ ان بُرے اعمال کے وبال سے جو میں نے کیے ہیں تیری پناہ میں آتا ہوں مجھ پر تیرے انعامات ہیں جن کا مجھے اقرار ہے۔ مجھے بخش دے تو ہی صرف گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل سے ان کو کہہ لیا اور اسی دن رات سے پہلے

---

[20] سورۃ آلِ عمران، 183:3

Al-Qurān, 3:183

[21] مسلم، صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب قصۃ اصحاب الاخدود، رقم الحدیث:3005۔

Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Zuhd, Bāb Qiṣṣato Ashāb al-Akhdud: 3005.

[22] ڈاکٹر مسعود احمد، مکاتیبِ مظہری، ص99

Dr. Masood Ahmad, Makāteeb e Mazharī, P 99

وہ مر گیا تو جنت میں اس کا مقام ہو گا جو رات کو یقین کے ساتھ یہ کلمات پڑھ لے اور صبح سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی اہلِ جنت میں سے شمار ہو گا۔[23]

(6):(مرسلہ:12اکتوبر1948ء)

محمد احمد صاحب قریشی (لاہور) کو روحانی ترقیات کے لیے یہ تحریر فرمایا فرائض کی نہایت سختی کے ساتھ پابندی کریں اور بعد نماز صبح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ آخر تک ایک مرتبہ اور سید الاستغفار تین بار اور یہ درود شریف صرف تین بار پڑھ لیا کریں :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ بِعَدِدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَکَلِمَاتِہٖ

صرف تین بار پڑھ لیا کریں۔[24]

مذکورہ الفاظ میں جو درودِ پاک تین دفعہ پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے بعینہ ان الفاظ کے ساتھ کہیں موجود نہیں ہے بلکہ یہ الفاظ اللہ تبارک و تعالیٰ کی تسبیح اور تحمید کے لیے نبی پاک ﷺ نے اپنی زوجہ محترمہ کو تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمائے ہیں۔ ان الفاظ کو بطور درودِ پاک پڑھنا روایت سے تو ثابت نہیں لیکن بطور درایت قابل قبول ہیں۔ مکمل حدیث مبارکہ درجہ ذیل ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، حضرت جویریہ کے ہاں سے نکلے، اس سے پہلے ان کا نام "برہ" (نیک اور صالحہ) تھا۔ اور آپ نے ان کا نام تبدیل کر دیا تھا، آپ ان کے ہاں سے نکلے اور وہ اپنے مصلے پر تھیں، پھر واپس تشریف لائے تو (دیکھا کہ) وہ اپنے مصلے ہی پر ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا" کیا تم اس وقت سے اپنے مصلے ہی پر ہو ؟ وہ کہنے لگیں ہاں ! آپ نے فرمایا" میں نے تمہارے (ہاں سے جانے کے) بعد چار کلمات تین بار کہے ہیں، اگر ان کو تمہاری تسبیحات اور ذکر سے وزن کیا جائے تو یہ (میرے کلمات) بھاری ہو جائیں گے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ ،وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ

ترجمہ: پاکیزگی ہے اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ، اس قدر جتنی کہ اس کی مخلوق ہے اور اتنی کہ اس سے وہ راضی ہو جائے اور اللہ کے عرش کے بوجھ کے برابر اور اس قدر جتنی کہ اس کے کلمات کی روشنائی ہے۔[25]

---

[23] بخاری، صحیح البخاری، باب افضل الاستغفار، رقم الحدیث:6306۔

Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Bāb: Afdal al-Istighfār, Ḥadith No. 6306.

[24] ڈاکٹر مسعود احمد، مکاتیبِ مظہری، ص100

Dr. Masood Ahmad, Makāteeb e Mazharī, P 100.

اور دوسری تسبیح کے لیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ تک ہی کلمہ لکھا گیا ہے جس کو حضرت نے آخر تک پڑھنے کا فرمایا ہے۔ مذکورہ کلمہ میں آخر تک پڑھنے کے الفاظ ارشاد فرمائے گئے ہیں لیکن آخری الفاظ مذکور نہیں ہیں کہ کہاں تک پڑھا جائے لہذا اس کلمے میں چند چیزیں غور طلب ہیں :

(6.1):(مرسلہ:12اکتوبر1948ء)

یہ کلمہ حضور ﷺ نے نماز کے بعد بھی پڑھا جو صحیح بخاری میں موجود ہے جس کے بعد چند درج ذیل کلمات ہیں شاید آپ نے وہ کلمات مراد لیے ہوں۔

نبی اکرم ﷺ یہ دعا ہر فرض نماز کے بعد کیا کرتے تھے ممکن ہے مفتی اعظم نے یہ کلمات مراد لیے ہوں۔

حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے حضرت مغیرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کو یہ حکم نامہ بھیجا کہ مجھ کو نبی پاک ﷺ کی وہ دعا لکھ کر بھیجو جو تم نے نبی کریم ﷺ کو نماز کے بعد کرتے سنی ہے۔ چنانچہ مغیرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے مجھ کو لکھوایا۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ ہر صلوۃ مکتوبہ کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! تو دینا چاہے تو اس کو کوئی منع کرنے والا نہیں اور جس کو تو نہ دینا چاہے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیرے سامنے اہلِ سروت کا مال کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

اس کے بعد میں امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی لوگوں کو اس دعا کے پڑھنے کی تلقین کرتے تھے۔[26]

(6.2):(مرسلہ:12اکتوبر1948ء)

بخاری میں یہ کلمہ ایک دوسری جگہ بھی موجود ہے جس کو 100 مرتبہ پڑھنے کی فضیلت بھی وارد ہوئی ہے۔ اس کے الفاظ مذکورہ حدیث کے الفاظ سے قدر مختلف ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے یہ کلمہ کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

---

[25] ابی داؤد، سنن ابی داؤد، باب التسبیح بالحصٰی، رقم الحدیث:1503۔
Abī Dāwūd,Sunan Abī Dāwūd, Bab: At-Tasbih bal Hoṣa, Ḥadith No. 1503.

[26] بخاری، صحیح البخاری، باب لامانع لما اعطی اللہ، رقم الحدیث:6615۔
Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Bāb: La mane’o lima a’ta Allah, Ḥadith No. 6615.

" اللہ کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں، تو اکیلا ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں، اسی ہی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔ دن میں 100 مرتبہ پڑھا اس کو 10 غلام کو آزاد کرنے کا اجر ملے گا، 100 نیکیاں لکھ دی جائیں گی، 100 برائیاں مٹادی جائیں گی اور اس دن رات تک وہ شیطان کے شر سے بچارہے گا اور کوئی انسان اس دن اس شخص سے اچھا کام کرنے والا نہیں ہو گا، ہاں مگر وہ شخص جو اس عمل کو اس شخص سے زیادہ کرے۔[27]

(6.3): (مرسلہ: 12 اکتوبر 1948ء)

رات کو پڑھنے کی فضیلت بھی وارد ہوئی ہے لیکن وہ کلمات بھی مذکورہ دونوں احادیثِ مبارکہ سے مختلف ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کی ذات پاک ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی مدد کے علاوہ نہ کوئی گناہوں سے بچ سکتا ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی طاقت رکھ سکتا ہے۔ پھر یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اے اللہ! مجھے معاف فرما، تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور اگر کسی نے وضو کیا (اور نماز پڑھی) تو پھر اس کی نماز بھی قبول ہو جاتی ہے۔[28]

مذکورہ تینوں احادیث کی روایتی اور درائتی حیثیت سے اندازہ ہوتا ہے کہ مفتی اعظم کا ارشاد فرمایا گیا وظیفہ جن الفاظ میں بھی آخر تک پڑھا جائے وہ شرعی معیار پر پورا اترتا ہے جب تک کہ اس کی تعیین کو تعیین شرعی کی بجائے تعیین عرضی سمجھا جائے۔

---

[27] بخاری، صحیح البخاری، باب فضل التھلیل، رقم الحدیث: 6403۔
Bukhārī,Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Bāb: Fadhal o "al-Tahlil", Ḥadith No. 6403.

[28] بخاری، صحیح البخاری، باب فضل من تعار من اللیل فصلّیٰ، رقم الحدیث: 1154۔
Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Bāb: Fadhal man t'ar min alail faSalla, Ḥadith No. 1154.

(7):(مرسلہ:1948ء)

قاری حفیظ الرحمن صاحب کو خواب میں حضرت نے ایک دعا تلقین فرمائی جو موصوف بھول گئے جب عریضہ ارسال کیا تو جواب میں تحریر فرمایا: آپ کے حالات معلوم ہو کر تسکین ہوئی وہ دعا اگر یوں پڑھیں تو بہتر ہے:

اَللّٰھُمَ قِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ یَادَافِعَ اْلبَلَاءِ[29]

مذکورہ تسبیح متعدد کتب میں موجود احادیثِ مبارکہ کا ایک ٹکڑا ہے مکمل حدیث میں حضرت حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے کچھ الفاظ تعلیم فرمائے جو میں وتر میں کہا کرتا ہوں:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ، وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ.

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما اور ہدایت یافتہ بندوں میں داخل فرما اور مجھے عافیت عطا فرما اور عافیت والے لوگوں میں شامل فرما اور میری مدد فرما اور ان لوگوں میں داخل فرما جو تیرے مدد یافتہ ہیں اور مجھے برکت دے جو تو نے عطا فرمایا ہے اور مجھے برائی سے بچا جو تو نے تقدیر میں لکھی ہے، تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ جسے تو دوست بنائے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ عزت نہیں پا سکتا، اے اللہ تو برکت والا اور بلند تر ہے۔[30]

کچھ الفاظ کے اضافہ کے ساتھ یہی دعا ابن ماجہ میں بھی موجود ہے۔[31]

کچھ الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ یہی دعا سنن نسائی میں بھی موجود ہے۔[32]

---

[29] ڈاکٹر مسعود احمد، مکاتیبِ مظہری، ص97۔

Dr. Masood Ahmad, Makāteeb e Mazharī, P 97.

[30] ابی داؤد، سنن ابی داؤد، باب القنوت فی الوتر، رقم الحدیث:1425۔

Abī Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, Bāb: The Qunut fi-al-Witr, Ḥadith No. 1425

[31] ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، دار الرسالۃ العالمیۃ، بیروت، ط، اول:1430ھ، ابواب اقامۃ الصلوات والسنّۃ فیھا، رقم الحدیث:1178۔

Ibn Mājah, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī, Sunan Ibn Mājah, Dar-ur-Risalat-ul-Alamiya, Beirut,1430H, Abwab Iqamat aSlawat wasunnah, Ḥadith No. 1178.

[32] ترمذی، جامع ترمذی، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، رقم الحدیث:464۔

Tirmidhī , jāmiʿ at-Tirmadhī, Bāb: Ma ja'a fi Qunut fi al-Witr, Ḥadith No. 464.

(8):(مرسلہ: 11 نومبر 1951ء)

حضرت کے ایک مرید اسلام الدین صاحب ابتدا میں جن کے معاشی حالات بڑے ناگفتہ بہ تھے ان کو معیشت میں کشادگی وفراخی کے لیے یہ تحریر فرمایا بعد نماز جمعہ ایک مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کریں

اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا رَحِيْمُ يَا وُدُوْدُ اِكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ [33]

چھ اسماء الحسنیٰ کا اضافی ذکر کیا گیا ہے دوسرے تمام الفاظ حدیثِ مبارکہ میں موجود ہیں حدیثِ مبارکہ درج ذیل ہے:

سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے ان کے پاس آکر کہا کہ میں اپنی آزادی کے حصول کے لیے رقم ادا نہیں کر پا رہا ہوں، آپ ہماری کچھ مدد فرما دیجیے تو حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا: کیا میں تم کو کچھ ایسے الفاظ نہ بتا دوں جو نبی کریم ﷺ نے ہمیں تعلیم فرمائے تھے؟ اگر تیرے اوپر پہاڑوں جتنا بھی قرض ہو تو تیری طرف سے اللہ اسے ادا فرما دے گا، حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا یوں پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں حلال دے کر حرام سے بچالے، اور اپنا کرم (رزق، مال ودولت) عطا کر اپنے علاوہ کسی اور سے مانگنے سے غنی کر دے۔[34]

ذکرِ الٰہی میں ویسے تو پورے قرآنِ مجید کا پڑھنا شامل ہے لیکن اللہ کو اس کے ذاتی صفاتی ناموں سے پکارنے کی الگ سے فضیلت بیان ہوئی ہے۔ جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں، جو کوئی اس کو حفظ کرلے گا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اللہ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند فرماتا ہے۔[35]

---

[33] ڈاکٹر مسعود احمد، مکاتیبِ مظہری، ص 96۔

Dr. Masood Ahmad, Makāteeb e Mazharī, P 96

[34] ترمذی، جامع ترمذی، ابواب الدعوات، رقم الحدیث: 3563۔

Tirmidhī, jāmiʿ at-Tirmidhī, Abwab al-Da'wat, Ḥadith No. 3563.

[35] مسلم، صحیح مسلم، باب فی اسماء اللہ تعالیٰ وفضل من احصاھا، رقم الحدیث: 6985۔

Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, Bāb: fi asma Allah Ta'ala, wa fadhal e Man ahsaha, Ḥadith No. 6985.

(9):(موصولہ:12جنوری1963ء)

حکیم شوکت علی صاحب (ملتان) کے مکان کا مقدمہ چل رہا تھا۔کچھ لوگ ان کے دشمن ہوگئے تھے اس کے لیے عرض کیاتوجواب گرامی آیا:

ہر نماز کے بعد 17 مرتبہ سورۂ فلق پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک مار کر بدن پر مل لیا کریں اور ہر دعا کے ساتھ یہ دعا پڑھ لیا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّك تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ، وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ، وَتَعْلَمُ مَا عِنْدِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ، وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ، وَالرِّضَا بِمَا قَضَيْتَ عَلَيَّ

اے اللہ! تو میرے باطن اور میرے ظاہر سے واقف ہے، تو میرا عذر قبول فرما، اور تو میری طلب سے واقف ہے، تومیری درخواست کو پورا فرما،تُو جانتا ہے کہ میرے پاس کیا ہے، تو میرے گناہ بخش دے،اے اللہ، میں تجھ سے میرے دل کو چھونے والا ایمان مانگتا ہوں۔پورے یقین کے ساتھ تاکہ میں جانوں کہ مجھے کچھ نہیں ہوگا سوائے اس کے جو تونے میرے واسطے مقدر کررکھا ہے اور جو کچھ آپ نے میرے لیے لکھ دیا ہے میں اس پر مطمئن ہوں۔

حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَامُ نے زمین پر اترنے کے بعد یہ دعا مانگی تھی۔چند الفاظ کی تقدیم وتاخیر کے ساتھ محدثین نے اس کو کُتبِ حدیث میں ذکر کیا ہے۔[36]

مقدمہ میں کامیابی کے لیے حکیم صاحب موصوف کو دوسرے طریقے بھی تحریر فرمائے چناں چہ ایک مکتوبِ گرامی میں تحریر فرمایا :

اکثر پڑھتے رہو اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِک مِنْ شُرُوْرِهِمْ اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ہر عدالتی تاریخ پر500مرتبہ پڑھ لیں۔[37]

---

[36] دار قطنی، علي بن عمر،المؤتلف والمختلف،دار الغرب الاسلامی، بیروت،ط،اول:1406ھ،4/1941 – بیہقی، احمد بن حسین بن علی، الدعوات الکبیر، غراس للنشر والتوزیع، کویت،ط،اول:2009ء،رقم الحدیث:262-
Dāraquṭnī, ‘Alī ibn ‘Umar Al-Mu'talif wal-Mukhtalif, Dar al-Gharb al-Islami, Beirut, P. 1941/4- Al-Bayhaqī, Aḥmad ibn Ḥusayn ibn ʿAlī, Al-Dawaat al-Kabeer, Gheras linashar wa touzi', Kuwait, Ḥadith No. 262.

[37] ڈاکٹر مسعود احمد، مکاتیبِ مظہری، ص98۔

وظیفہ میں مذکور دوسری تسبیح باقاعدہ کتب احادیث میں موجود ہے۔

جناب ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیاں کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کو جب کسی قوم سے خوف ہوتا تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِک مِنْ شُرُوْرِهِمْ.

اے اللہ! ہم تجھے ان کے سامنے کرتے ہیں اور ان کے شرور سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔[38]

دوسرے مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا:

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

پڑھتے رہو ان شاءاللہ کامیاب ہوں گے۔[39]

صحابی رسول جناب ابو الدرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت 7 مرتبہ یہ الفاظ پڑھے تو اللہ اس کی پریشانیوں کو دور فرمائے گا چاہے وہ سچا ہو یا جھوٹا۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: مجھے اللہ کافی ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا وہ عظیم عرش کا مالک ہے۔[40]

(10):(مرسلہ:4 جولائی 1953ء)

حاجی محمد رفیع صاحب کراچی کا انکم ٹیکس کا کوئی مسئلہ درپیش تھا ان کو یہ عمل تحریر فرمایا کہ بعد نماز پنجگانہ

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

30 مرتبہ اس کے بعد حَسْبِيْ رَبِّي، رَبِّي حَسْبِيْ 30 مرتبہ پڑھ لیا کرو۔[41]

Dr. Masood Ahmad, Makāteeb e Mazharī, P 98

38 ابی داؤد، سنن ابی داؤد، باب مایقول الرجل اذا خاف قوماً، رقم الحدیث: 1537۔

Abī Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, Bāb: Ma Yaqool alrajol Iza Khafa Qowman, Ḥadith No. 1537.

39 ڈاکٹر مسعود احمد، مکاتیبِ مظہری، ص 99۔

Dr. Masood Ahmad, Makāteeb e Mazharī, P 99.

40 ابی داؤد، سنن ابی داؤد، باب مایقول اذا اصبح، رقم الحدیث: 5081۔

Abī Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, Bāb: ma Yaqowlo Iza asbaha, Ḥadith No. 5081.

41 ڈاکٹر مسعود احمد، مکاتیبِ مظہری، ص 101۔

Dr. Masood Ahmad, Makāteeb e Mazharī, P 101.

مذکورہ وظیفہ میں دوآیاتِ مبارکہ بطور تسبیح ارشاد فرمائی گئی ہیں لیکن یہ دوآیاتِ مبارکہ توڑ کر ان کے الفاظ یک جاکر کے بطور وظیفہ دی گئی ہیں اور آخر میں 30 مرتبہ چند الفاظ پڑھنے کا کہا گیا ہے۔یہ تعین عرفی ہو تو شرعًا جائز ہے اور اگر اس کو تعین شرعی مانا جائے تو پھر درست نہیں ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ[42]

ترجمہ: مجھے اللہ کافی ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا وہ عظیم عرش کا مالک ہے۔

لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ [43]

ترجمہ: تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔

(11):(بنام حافظہ بیگم، مرسلہ:1957ء)

1957ء میں حضرت کی ایک جواں سالہ نواسی اچانک کراچی میں فوت ہو گئیں، یہ حادثہ بڑا جاں کاہ تھا اس غم ناک موقع پر حضرت نے مرحومہ کی بڑی بہن کو تعزیتی مکتوب گرامی تحریر فرمایا جس سے حضرت کے کمال ضبط و تحمل کے ساتھ ساتھ چھوٹوں کی ہم دردی اور غم خواری کا اندازہ ہوتا ہے حضرت نے تحریر فرمایا

”حادثہ مرحومہ کا حادثہ بے شک ایسا ہی تھا کہ متعلقین کے قلوب و دماغ کو بیکار کر دیتا لیکن اس کریم کا بڑا کرم ہے کہ اس نے سنبھال لیا نہایت درجہ صدمہ کا یہ سبب ہوتا ہے کہ ہم جانے والے کو اپنا سمجھتے ہیں حالاں کہ وہ بھی اسی تعالیٰ کا ہے جس کے ہم ہیں تو اگر وہ اپنی مٹی واپس لے لے تو ہمیں رنج کا کیا موقعہ؟ ہم سے اس کا تعلق اسی لیے دیا جاتا ہے کہ جب اپنی شئے (واپس لے) تو ہم صبر کریں تاکہ ہمارے درجات میں اضافہ ہو، تو حقیقت میں اس کا واپس لینا ہمارے لیے فائدے کا باعث ہوتا ہے اگر اس پر صبر نہ کر کے ہم اپنا فائدہ کھو دیں تو یہ ہمارا ہی قصور و نقصان ہے۔ بے صبری سے وہ تو نہیں آسکتا، ہاں نامعلوم ہمارا کس قدر نقصان ہو جاتا ہے بجائے بے صبری اگر

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ،اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِي مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا

---

[42] سُوْرَةُ التَّوْبَة، 129:9

Al-Qurān, 9:129.

[43] سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء، 129:21

Al-Qurān, 21:129.

پڑھتے رہیں تو پھر وہ تعالیٰ اس سے بہتر نعمت عطا فرما دیتا ہے تو عزیزہ تمھیں اس کا خیال رکھنا چاہیے"۔[44]

مذکورہ وظیفہ بنیادی طور پر حضرت ام سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا کو صبر کی تاکید کرتے ہوئے بتائے گئے الفاظ ہیں جب ان کے شوہر فوت ہو گئے تو حضور ﷺ نے ان کو یہ پڑھنے کی تلقین فرمائی ، مکمل حدیث ما حوالہ درج ذیل ہے۔

ام سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا سے روایت فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کوئی مسلمان نہیں جسے مصیبت پہنچے اور وہ (وہی کچھ) کہے جس کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ،اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِي مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا

یقیناً ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت پر بدلہ عطا فرما اور مجھے (اس کا) اس کا بہتر متبادل عطا فرما تو اللہ اسے اس (چلی جانے والی چیز) کا بہتر بدل عطا فرما دیتا ہے۔ (حضرت ام سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا نے) کہا جب (میرے خاوند) ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فوت ہو گئے تو میں نے (دل میں) کہا کون مسلمان ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے بہتر (ہو سکتا) ہے! وہ پہلا خاندان ہے جس نے حضور ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ پھر میں نے وہ (کلمات) کہے تو اللہ نے مجھے نبی اکرم ﷺ کی صورت میں اس کا بدل عطا فرما دیا، کہا نبی اکرم ﷺ نے اپنے لیے شادی کا پیغام دیتے ہوئے حاطب بن ابی بلتعہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو میری طرف روانہ کیا تو میں نے کہا میری ایک بیٹی ہے اور میں بہت غیرت والی ہوں۔ تو اس بات پر آپ ﷺ نے فرمایا اس کی بیٹی کے بارے میں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کو اس (ام سلمہ) سے بے نیاز کر دے اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ (بے جا) غیرت کو (اس سے) دور دے۔[45]

ذکر الرحمٰن صاحب کو کچھ پریشانیاں لاحق ہو گئیں تھیں ان کے دفعیہ کے لیے حضرت نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا گھر میں جب داخل ہوں تو سلام کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھ لیا کریں اور اسی طرح جب مسجد اور دکان میں داخل ہوں تو گو مختصر عمل ہے لیکن تمہارے لیے مناسب اور مفید ہے۔ مذکورہ وظائف کے معانی و مفاہیم کو بنظر غائر دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی قدرت پر یقین کامل کی تعلیم کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔

---

[44] ڈاکٹر مسعود احمد، مکاتیبِ مظہری، ص 94-95

Dr. Masood Ahmad, Makāteeb e Mazharī, P 94-95.

[45] مسلم، صحیح مسلم، باب مایقال عند المصیبة، رقم الحدیث: 918

Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, Bāb: Ma Yoqalo inda al-Masiba, Ḥadith No. 918.

خلاصہ بحث

دین اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے جو فکری اور عملی ہر دو اعتبار سے انسان کی تربیت کرتا ہے فکر ہی وہ خالص بیج ہے جس پر عمل کا درخت ا گتا اور ثمر آور ہوتا ہے جب تک بندہ مومن کی فکر خالص توحید، بدست رسالت کے مشرب سے فیض یاب نہ ہو عمل سے مطلوب نتائج حاصل نہیں کیے جا سکتے لہذا فکری مضبوطی کے لیے اوراد اور وظائف کرنا مستحسن اور مستحب عمل ہے اس مستحسن عمل کو فرض اور واجب کا درجہ نہ دیا جائے یہ مستحسن اذکار کسی فرض، واجب یا سنت عمل کے ترک یا اس میں تاخیر کا سبب نہ بنیں لازم اور فرض صرف وہ چیزیں ہیں جن چیزوں کو شریعت نے لازم کیا ہے مستحسن اور مستحب اعمال کی بجاآوری کے لیے انفرادی یا اجتماعی سہولت کی خاطر وقت اور جگہ کا تعین کر لینے میں تب تک کوئی حرج لازم نہیں آتا جب تک ان کی تعیین کو لازمی نہ سمجھ لیا جائے غزوہ بدر اور واقعہ کربلا عملی تلقین کا سب سے بڑا پیغام ہے۔بقول اقبال

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری
کہ فقر و خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری[46]

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

[46] علامہ اقبال، کلیات اقبال، ارمغانِ حجاز، ص ۲۱۲
Allama Iqbāl, Kulyāt Iqbāl, Armaghān Ḥijāz, p 212